

171588- لڑکی کا ولی کب ماضل شمار ہوگا اور اس سے دوسرے ولی میں ذمہ داری کب منتقل ہوگی؟

سوال

بعض لڑکیاں اسلامک سینٹر جا کر دعویٰ کرتی ہیں کہ اس کا ولی اس کی شادی نہیں کرتا (اس کا رشتہ ٹھکرا رہا ہے حالانکہ وہ اس رشتہ کو پسند کرتی ہے) تاکہ اس ولی کی بجائے کسی اور کو ولی بنا کر اس کی شادی کی جائے، یا پھر اگر اس کا کوئی اور ولی نہیں تو اسلامک سینٹر کا چتر میں ولی بن کر شادی کرے۔

بعض اوقات ہوسکتا ہے اسلامک سینٹر کا چتر میں اس کے لڑکی کے ساتھ نرم رویہ اختیار کرتے ہوئے بغیر تحقیق کیے ہی اس کی شادی کر دے، جس کے نتیجے میں لڑکی کے اولیاء یا پھر خاوند اور لڑکی کے ولی کے مابین مشکلات پیدا ہو جائیں، برائے مہربانی اس کے متعلق حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

ولی پر لازم ہے کہ اگر اس کی ولایت میں موجود لڑکی کا مناسب اور برابر ہی کا رشتہ آئے جسے سے وہ شادی کرنے پر راضی ہو تو وہ اس کی شادی کر دے، اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو ماضل یعنی لڑکی کو شادی سے روکنے والا شمار ہوگا۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"العصل کا معنی یہ ہے کہ: عورت کو اس کے مناسب اور برابر ہی کا رشتہ آنے اور عورت کے رشتہ کرنے کے مطالبہ کے باوجود اسے شادی سے منع کیا جائے، اور عورت اور اس کے لیے آنے والا رشتہ دونوں ایک دوسرے کی رغبت رکھتے ہوں..."

چاہے عورت اس شادی کے لیے مہر مثل یا اس سے کم طلب کرتی ہو، امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے، اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ: مہر مثل سے کم پر شادی کرنا چاہے تو ولی کو اسے شادی کرنے سے منع کرنے کا حق حاصل ہے...

اگر عورت کسی بیعت شخص جو کہ اس کے لیے مناسب اور برابر ہی کا رشتہ ہو میں رغبت رکھے اور اس کا ولی اس لڑکی کا کسی اور کے ساتھ رشتہ کرنا چاہے جو اس کے لیے مناسب اور برابر ہی کا نہیں، جس سے لڑکی شادی کرنا چاہتی ہے وہ اس سے شادی نہیں کرتا تو وہ ولی ماضل یعنی شادی سے روکنے والا کہلائے گا۔

لیکن اگر لڑکی کسی ایسے شخص سے شادی کرنا چاہتی ہو جو اس کا کفو اور برابر کا نہیں تو پھر ولی کو اس سے شادی کرنے سے روکنے کا حق حاصل ہے، اس صورت میں وہ ماضل یعنی شادی سے روکنے والا نہیں کہلائے گا" انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (383/9)۔

عورت کو شادی سے روکنا حرام ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو انہیں ان کے خاندانوں سے نکاح کرنے سے مت روکو جب کہ وہ آپس میں دستور کے مطابق رضامند ہوں، یہ نصیحت انہیں کی جاتی ہے جنہیں تم میں سے اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر یقین و ایمان ہو، اس میں تمہاری بہترین صفائی اور پاکیزگی ہے، اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے﴾ البقرة

(232).

امام بخاری رحمہ اللہ نے حسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن کی ایک شخص کے ساتھ شادی ہوئی تو اس شخص نے اسے طلاق دے کر اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ اس کی عدت بھی گزر گئی، اور پھر اس کا رشتہ مانگا تو معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ناراض ہوئے اور کہنے لگے :

اسے رکھنے کی استطاعت ہوتے ہوئے چھوڑ دیا، اور اب پھر اس کا رشتہ مانگ رہا ہے، تو انہوں نے اس کا رشتہ دینے سے انکار کر دیا، چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی :

﴿اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو انہیں ان کے خاندانوں سے نکاح کرنے سے مت روکو جب کہ وہ آپس میں دستور کے مطابق رضامند ہوں، یہ نصیحت انہیں کی جاتی ہے جنہیں تم میں سے اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر یقین و ایمان ہو، اس میں تمہاری بہترین صفائی اور پاکیزگی ہے، اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے﴾ البقرة

(232).

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور یہ آیت ان کے سامنے تلاوت فرمائی، تو انہوں نے اپنی ناراضگی چھوڑ کر اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا

صحیح بخاری حدیث نمبر (5331).

اس بنا پر عورت کے ولی کے لیے مناسب اور کفو و برابری کا رشتہ جس پر عورت راضی بھی ہو سے شادی کرنے سے روکنا جائز نہیں ہے۔

اصل میں ولی اپنی ذمہ داری میں موجود عورت کی مصیحت پر حریص ہوتا ہے، اس لیے ہوسکتا ہے وہ اس رشتہ کو کوئی ایک اسباب کی بنا پر رد کر رہا ہو، جو اس کے اخلاق اور اس کی شہرت سے تعلق رکھتے ہوں، یا پھر اس کے خاندان اور گھر والوں سے متعلق ہوں، یا کوئی اور سبب ہوسکتا ہے اس لیے ولی کو چاہیے کہ وہ رشتہ رد کرنے کے اسباب بیان کرے اگر تو سبب معقول ہو تو وہ عاقل یعنی شادی سے روکنے والا نہیں کہلائیگا۔

لیکن اگر وہ بغیر کسی سبب کے یا پھر کسی غیر معتبر اور غیر معقول سبب کے رشتہ سے انکار کر رہا ہے تو وہ عاقل یعنی شادی سے روکنے والا کہلائیگا، اور ہوسکتا ہے معتبر اور غیر معتبر سبب ہونے میں اختلاف ہو جائے، اس سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ شادی سے روکنے کا حکم لگانے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے۔

لہذا عورت کی شادی کرنے سے قبل تحقیق کر لینی چاہیے کہ اس کا ولی اس کی شادی کیوں نہیں کر رہا، اور خاص کر جب اس عورت کا کوئی اور ولی نہ ہو اور اس کی شادی اسلامک سینٹر کی جانب سے کرائی جا رہی ہو تو تحقیق کرنا ضروری ہے۔

نکاح کی اہمیت اور اس پر مرتب ہونے والے عظیم نتائج اور عضل کے دعویٰ میں غلطی ہونے احتمال کی خاطر فقہاء کرام کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ: عضل یعنی شادی سے روکنے کی حالت میں قریب والے کی ولایت دور والے ولی میں منتقل نہیں ہوگی، بلکہ سلطان یعنی قاضی ولی بن جائیگا۔

اور فقہاء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ: عضل یعنی شادی سے روکنا اسی صورت میں ثابت ہوگا جب یہ عمل تین بار تکرار کے ساتھ ثابت ہو جائے۔

الموسوۃ الفقهیۃ الکویتیۃ میں درج ہے:

"فتواء کرام کا مسلک ہے کہ جب ولی کا عرض یعنی عورت کو شادی سے روکنا ثابت ہو جائے اور یہ چیز حاکم کے ہاں ثابت ہو اور عرض کا کوئی معقول اور قابل قبول سبب نہ ہو تو قاضی اور حاکم اس کی شادی کا حکم دے گا، اور اگر ولی اس کی شادی نہ کرے تو پھر اس کی ولایت دوسرے ولی کو منتقل ہو جائیگی۔"

لیکن فتواء کرام اس میں اختلاف کرتے ہیں کہ اس صورت میں ولایت کس ولی میں منتقل ہوگی، احناف اور شافعیہ اور مالکیہ میں سے ابن قاسم کے علاوہ اور ایک روایت میں امام احمد کے ہاں ولایت حاکم میں منتقل ہو جائیگی؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اگر آپس میں اختلاف کریں تو پھر جس کا ولی نہیں اس کا حاکم ولی ہوگا"

اور اس لیے بھی کہ حاکم ایسے شخص پر ظلم نہیں کریگا جو اس کے پاس مقدمہ لے کر آتا ہے، اور حاکم ظلم ختم کرنے کے قائم مقام ہوگا، جیسا کہ اگر اس پر قرض ہو اور وہ قرض کی ادائیگی نہ کرے۔

عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قاضی شریح سے یہ مروی ہے، لیکن شافعیہ کے ہاں اسے مقید کیا گیا ہے کہ اگر عرض تین بار سے کم ہو تو پھر۔

اور خابلد کہتے ہیں کہ جب قریب ترین ولی شادی نہ کرے تو ولایت دور والے ولی میں منتقل ہو جائیگی، امام احمد رحمہ اللہ نے یہی بیان کیا ہے؛ کیونکہ قریب والے ولی نہیں شادی نہیں کی تو دور والا ولی اس کی شادی کرنے کا مالک بن جائیگا، جس طرح اگر وہ پاگل ہو جائے تو دور والا ولی شادی کریگا

اور اس لیے بھی کہ وہ شادی سے روکنے کی بنا پر فاسق ہو گیا تو اس طرح ولایت اس سے منتقل ہوگئی، اور اگر سارے ولی اس کی شادی نہ کریں تو پھر حاکم اس کی شادی کریگا۔

ربانی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان :

"جس کا کوئی ولی نہ ہو تو حاکم اس کا ولی ہوگا"

اسے اس صورت پر محمول کیا جائیگا جب سارے ولی اس کی شادی نہ کریں؛ اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اگر وہ جھگڑا اور اختلاف کریں"

یہاں جمع کی ضمیر سب کے لیے ہے۔

اور شافعیہ کہتے ہیں کہ: جب قریب ترین ولی سے بار بار شادی نہ کرنے کا تکرار ہو، اگر تین بار ہو تو ولایت منتقل ہوگی اور اس سے دور والے ولی میں چلی جائیگی، کیونکہ اس نے شادی سے روک کر فتن کا ارتکاب کیا ہے؛ اور اس لیے کہ بار بار شادی سے روکنے کی بنا پر وہ فاسق ہو جائیگا "انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية الكويتية (144/30).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب عورت کا ولی کسی مناسب اور دینی اور اخلاقی کفو و برابر کی کارشتہ آنے پر عورت کی شادی نہ کرے تو ولایت اس سے منتقل ہو کر اس کے بعد قریب ترین عصبہ مرد میں چلی جائیگی، اور اگر سارے ولی ہی انکار کر دیں جیسا کہ غالب میں ہوتا ہے تو پھر ولایت شرعی حاکم کو منتقل ہو جائیگی، اور شرعی حاکم اس عورت کی شادی کرے گا۔"

شرعی حاکم پر ضروری اور واجب ہے کہ اگر معاملہ اس تک پہنچے اور اسے علم ہو جائے کہ اس عورت کے اولیاء نے اس عورت کی شادی کرنے سے انکار کر دیا ہے تو وہ شرعی حاکم اس کی شادی کرانے، کیونکہ جب ولایت خاصہ حاصل نہ ہو تو حاکم شرعی کو عمومی ولایت حاصل ہوتی ہے۔

اور پھر فقہاء کرام نے ذکر کیا ہے کہ جب کفو و برابری کا مناسب رشتہ ولی بار بار رد کر دے تو اس سے وہ فاسق جائیگا اور اس طرح اس کی ولایت ساقط ہو جائیگی، بلکہ امام احمد رحمہ اللہ کا مشہور مذہب تو یہ ہے کہ اس کی امامت بھی ساقط ہو جائیگی، اس لیے وہ نمازیں امام بھی نہیں بن سکتا، اور یہ معاملہ بہت خطرناک ہے۔

جیسا کہ ابھی ہم نے اشارہ کیا ہے کہ بعض لوگ اپنے ولایت میں موجود عورت اور لڑکی کا مناسب اور کفو و برابری کا رشتہ آنے پر وہ رشتہ رد کر دیتے ہیں، لیکن لڑکی قاضی کے پاس اپنا معاملہ لانے سے شرماتی ہے تاکہ وہ اس کی شادی کرے، اور یہ چیز فی الواقع پائی جاتی ہے۔

لیکن اس لڑکی کو چاہیے کہ وہ مصلحت اور خرابی و مفاسد دونوں میں موازنہ کرے کہ ان میں کونسی چیز زیادہ اور شدید ہے، آیا وہ بغیر شادی کے رہے اور اس کا ولی اپنے مزاج کے مطابق اس پر حکم چلاتا پھرے، اور اگر وہ زیادہ عمر کی ہو گئی تو اس کا کوئی رشتہ بھی نہیں لے گا، یا پھر قاضی کے پاس جا کر اپنا مقدمہ پیش کرے کہ وہ شادی کرنا چاہتی ہے حالانکہ یہ اسے شرعی حق بھی ہے۔

بلاشک و شبہ دوسرا عمل یعنی قاضی کے پاس جانا بہتر اور اولی ہے کہ قاضی کے پاس جا کر شادی کا مطالبہ کرے کیونکہ یہ اس کا حق ہے؛ اور اس لیے بھی کہ اس کا قاضی کے پاس جانا اور قاضی کا اس کی شادی کرانے میں دوسری عورت کے لیے بھی مصلحت پائی جاتی ہے، کیونکہ ہوسکتا ہے جس طرح یہ قاضی کے پاس اپنا مقدمہ لائی ہے دوسری عورت بھی اپنا مقدمہ لے آئے۔

اور اس لیے بھی کہ اس کا قاضی کے پاس اپنا مقدمہ لانا اس طرح کے ظالم افراد کے لیے ظلم سے رکنے کا باعث اور سبب بنے گا جو اپنی ولایت میں موجود لڑکیوں پر ظلم کرتے اور انہیں برابر اور مناسب رشتہ آنے پر بھی شادی سے روک دیتے ہیں یعنی اس طرح اس میں تین قسم کی مصلحتیں پائی جاتی ہیں :

پہلی : اس عورت کے لیے مصلحت یہ ہے کہ وہ شادی کے بغیر نہیں رہے گی۔

دوسری مصلحت : اس کے علاوہ دوسری عورت کے لیے مصلحت ہے کہ دوسری عورتوں کے لیے بھی دروازہ کھل جائیگا کہ وہ اس انتظار میں ہیں کہ کوئی مقدمہ لے کر جائے تو وہ بھی اس کی اتباع کریں۔

تیسری مصلحت یہ ہے کہ : اس طرح کے ظالم ولیوں کو ظلم سے روکا جاسکے گا جو اپنی بیٹیوں اور یا پھر اللہ نے جن پر ان کو ولی بنایا ہے وہ ان پر اپنے مزاج کے مطابق حکم چلاتے پھرتے ہیں۔

اور پھر اس میں یہ مصلحت بھی پائی جاتی ہے کہ اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر بھی عمل ہو جائیگا :

"جب تمہارے پاس کوئی ایسا رشتہ آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دو اگر ایسا نہیں کرو گے تو پھر زمین میں لبا چھوڑنا فساد و بپا ہوگا"

اور اس طرح اس میں ایک خاص مصلحت یہ بھی پائی جاتی ہے کہ اس طرح ان افراد کی حاجب بھی پوری ہوگی جو عورتوں کا رشتہ طلب کرتے ہیں اور وہ دینی اور اخلاقی طور پر اس کے برابر اور کفو کا ہوتا ہے "انتہی

منقول از: فتاویٰ اسلامیہ (148/3).

حاصل یہ ہوا کہ: اسلامک سینٹر کے چئیرمین کے لیے عضل یعنی ولی کا شادی سے روکنے کی حجت اور دلیل کی بنا پر آنے والی عورت کی شادی کرانے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے، بلکہ وہ اس عورت سے سوال کرے اور تحقیق کرے کہ رشتہ رد کرنے کا سبب کیا تھا، اور اگر اس کے لیے کوئی مناسب اور معقول سبب واضح ہو جائے تو پھر اسے شادی کرانے کا حق نہیں۔

اور اگر شادی کرنے سے انکار کا کوئی معتبر سبب نہ ہو اور اس عورت کا کوئی اور ولی بھی نہ ہو تو پھر اسلامک سینٹر کا چئیرمین اس عورت کی شادی کرادے، خاص کر جب ولی بار بار شادی کرنے سے انکار کر چکا ہو۔

واللہ اعلم۔